بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

اسلام دشمنی پر گٹھ جوڑ

دنیائے کفر کے عالمِ اسلام کے مقابلہ میں ملتِ واحدہ ہونے کی اطلاع صادق و مصدوق نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چودہ سو سال قبل دی ہے۔ اس کی ایک واضح اور تازہ تصدیق امریکہ کے سابق صدر نکسن کے ایک حالیہ بیان سے ہو جاتی ہے۔ ملک و ملت کو متوجہ کرانے کے لئے احقر نے یہ مسئلہ تحریک استحقاق کے پیرایہ میں ۴ر دسمبر ۱۹۸۵ء کو سینٹ میں اٹھایا۔ بعض فاضل ارکان نے بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہاں تحریک اور اس پر کچھ ذاتی کلمات جو سینٹ کی رپورٹنگ سے مہیا ہو سکے ہیں معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر قارئین کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں:

مولانا سمیع الحق: ——— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل معاملہ جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کے سارے ارکان اور سارے پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ کو زیر غور لایا جائے۔ امریکہ کے سابق صدر نکسن کے ایک مضمون بعنوان "سپر پاور سمٹری" امریکہ کے ایک اہم جریدہ فارن افیئرز میں شائع ہوا ہے۔ اور جسے نوائے وقت راولپنڈی مورخہ ۱۹ر نومبر ۱۹۸۵ء نے اپنے ہفتہ وار انگلش سیکشن میں بھی شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں مسٹر رچرڈ نکسن نے روس کو مشورہ دیا ہے کہ اسلام کے نشأۃ ثانیہ کے خطرے سے دنیا کو بچانے کے لئے روس اور امریکہ کو متحد ہو جانا چاہئے اس مضمون میں انہوں نے دنیائے اسلام میں احیائے اسلام کی تحریکوں اور عالمِ اسلام کی جارحیت کے خلاف دفاعی کوششوں کو دہشت گردی کا نام دیا ہے۔ صدر نکسن کے مضمون کا ایک حصہ بطور نمونہ یہ ہے۔ مسٹر نکسن لکھتے ہیں:

"ان مسائل کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کی بجائے سوویٹ یونین کو چاہئے کہ یونائیٹڈ سٹیٹ اور دوسری مغربی اقوام کے ساتھ مل کر ان کا مقابلہ کرے۔ سوویٹوں کو اسلام کے اساسی تحریکات کے ابھرنے سے خاص طور پر تشویش ہونا چاہئے۔ نہ صرف اس لئے کہ سوویٹ یونین کی ایک تہائی آبادی مسلمان ہے بلکہ اس لئے بھی کہ اسلامی انقلاب تیسری دنیا کی اقوام میں سوویٹ انقلاب سے کمپیٹ (مقابلہ) کرتا ہے۔"

وضاحتی تقریر | جناب چیئرمین صاحب! اس مضمون میں اسلامی انقلاب اور مسلمانوں کے نشأۃ ثانیہ کی کوششوں پر بے جا تشویش کا اظہار اور اس کے خلاف کمیونسٹ ملک کو متحد اور آمادہ کرنے کی صراحتاً ترغیب دی گئی ہے۔ اور مسلمانوں کے خلاف ایک منظم منصوبہ بنانے کے واضح مشورے ہیں۔ پاکستان جو عالمِ اسلام کا ایک اہم حصہ ہے۔ اور ایک اسلامی ملک ہے جو اسلام کے نشأۃ ثانیہ کے لئے کوشاں ہے۔ اس ملک کے نظریاتی

اساس کے خلاف یہ ایک سازش اور کھلی جارحیت ہے اور اس ملک کی پارلیمنٹ کے ایک رکن اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس مضمون سے میرے بھی جذبات شدید مجروح ہوتے ہیں اس لئے اس معاملہ کو زیر غور لایا جائے ۔ تو اسی وقت میں ان کا جو مضمون تھا وہ میں نے اس کے ساتھ بھیج دیا تھا ۔ جناب چیئرمین صاحب ایک تو کسی چھوٹے سے معاملہ میں یا ذاتی مسئلہ میں کوئی استحقاق ہوتا ہے ۔ جو مجروح ہو جاتا ہے ۔ یہ تو پورے عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی کوششوں میں سرفہرست ہے ۔ اور اسکی جدوجہد جاری ہے پھر یہ ایک عام شخص کی رائے نہیں ہے کہ اس نے ایک ذاتی رائے دے دی ۔ بلکہ وہ ایک عظیم ذمہ دارانہ منصب پہ رہا ہے ۔ اور آج بھی اس کے ساتھ کئی اہم ذمہ داریاں وابستہ ہیں ۔ چنانچہ صدر نہ ہوتے ہوئے بھی پچھلے دنوں ان کا دورہ یہاں ہوا ۔ اور بڑے اہتمام سے ہوا ۔ اگرچہ حضورؐ نے ہمیں ۱۴۰۰ سال پہلے خبردار کیا ہے ۔ کہ " الکفر ملۃ واحدۃ " یعنی کفر ملت واحدہ ہے لیکن اس طرح کھل کر ایک ذمہ دار شخص کا سامنے آجانا جو ایک ملک کا سربراہ رہا ہے اور جو ہمارے ساتھ دوستی کا دم بھرتا اور حلیف ہونے کا دعوی دار بھی ہے ۔ مگر وہ اپنے بدترین دشمن کو خبردار کرتا ہے کہ تم اصل خطرہ اسلام سے محسوس کرو ۔ اور اسلام کی یہ نشاۃ ثانیہ آپ کے لئے خطرناک چیز ہے اور کمیونسٹ انقلاب کے لئے ہم مغربی اقوام خطرہ نہیں ہیں ۔ بلکہ اصل خطرہ اسلامی ممالک ہیں ۔ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے ۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے جدوجہد کریں ۔ جس طرح کمیونسٹ کمیونزم کو پھیلانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور جارحیت بھی کر رہے ہیں اور سامراجیت سے کام لے رہے ہیں ۔ یہی حال مغربی اقوام کا ہے ۔

تو جناب ! یہ ایک اہم ترین مسئلہ ہے جس کا پوری پارلیمنٹ کو اور ایوان بالا کو نوٹس لینا چاہئے ۔ اور اس کے بارے میں سوچنا چاہئے اور نکسن سے پوچھنا چاہئے کہ جناب آپ کے کیا عزائم ہیں ۔ آپ کھل کر کیوں نہیں کہتے کہ ہم اسلام کے دشمن ہیں ۔ میرے خیال میں آپ اس معاملے پر سنجیدگی سے نوٹس لیں ۔ اور ان سے وضاحت طلب کریں ۔ (بعض ارکان اور ایک وفاقی وزیر کی تقاریر کے بعد)

مولانا سمیع الحق : ———— جناب چیئرمین صاحب ! جیسا کہ میرے فاضل دوستوں نے اس مسئلہ پہ روشنی ڈالی ۔ جناب وزیر صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک دوسرے ملک میں ایک شخص کا بیان ہے تو میری عرض یہ ہے کہ پارلیمنٹ صرف اندرونی سازشوں اور خطرات پہ سوچتی نہیں ہے بلکہ اگر بیرون ملک بھی کوئی سازش ہوتی ہے اور علی الاعلان کھلی جارحیت کے مشورے دئے جاتے ہیں تو اس کا فرض یہ ہے کہ ملک کے دفاع اور سلامتی کے لئے اس کا نوٹس لے ۔ اس وقت جبکہ خاص طور پر اس خطہ میں صورت حال یہ ہے کہ یہاں ایک طرف تو روس علی الاعلان افغانستان کو ہڑپ کر چکا ہے اور ہزاروں شہریوں کو تہ تیغ کر رہا ہے اور لاکھوں مہاجر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اور امریکہ مجاہدین اور مہاجرین سے محبت کے دعوے بھی کر رہا ہے ۔ مگر دوسری طرف گویا روس